باب

6

پہاڑیوں میں ایک قبائیلی گاؤں

کوناورم

گذشتہ دو اسباق میں ہم نے ساحلی میدان اور خشک سطح مرتفع کے خطے کی دیہی زندگی کا مطالعہ کیا۔ موجودہ سبق میں ہم پہاڑی خطے کی دیہی زندگی کا مطالعہ کریں گے۔ آپ نے بعض پہاڑوں کی سیر کی ہوگی یا آپ پہاڑی علاقے میں رہتے ہوں گے؟ کیا آپ وضاحت کرسکتے ہیں کہ پہاڑ کیا ہیں؟ آپ وہاں کیا دیکھتے ہیں؟ وہاں کے باشندے کیا کرتے ہیں؟

© SCERT be republished

شکل 6.1 بسان (Bison) پہاڑوں کا سلسلہ

بسان کی پہاڑیاں

بسان پہاڑیاں کھمم اور مغربی گوداوری اضلاع میں دریائے گوداوری کے دونوں جانب پھیلے ہوئے ہیں ۔ گوداوری کی دو معاون ندیاں شبری اور سیلیر وان پہاڑیوں سے بہتی ہیں۔ آیئے نقشے میں ان پہاڑیوں کی تلاش کریں۔ اس پہاڑی خطے میں کئی قبائلی گروہ آباد ہیں ۔ ان

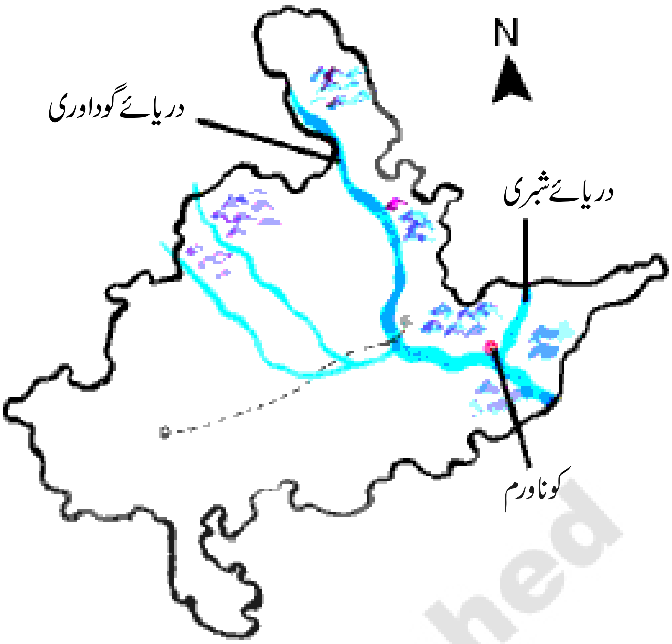

شکل 6.2 ضلع کھمم کا نقشہ

میں کونڈا ریڈی قبیلہ اپنی خصوصی طرز زندگی رکھتا ہے۔ اس قبیلے کے لوگ ضلع کھمم کے کوناورم، چنتور، ویلور پاڈو، ککنور، دمّا پیٹ، اشوارا وَپیٹ منڈلوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔

اب ہم کوناورم کے اطراف میں واقع پہاڑی خطے میں بسے کونڈا ریڈی لوگوں کے طرز زندگی کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔

شبری ندی شمال سے بہتے ہوئے دریائے گوداوری میں جاملتی ہے۔ کوناورم سے ہم بھگوان پورم نامی گاؤں پہنچے جو پہاڑ کے دامن میں واقع ہے۔ اس گاؤں سے ایک پگ ڈنڈی ہمیں پہاڑوں کے اوپر لے جاتی ہے۔ یہ راستہ بہت ہی تنگ، ڈھلوان اور پھسلن والا ہے۔ اگر کوئی اتفاقاً بھی وہاں

شکل 6.3 قبائلی بستی کا راستہ

سے پھسل پڑتا ہے تو سیدھے وادی میں جاگرتا ہے۔ اس پگ ڈنڈی پر ہم تین سے چار گھنٹے کا سفر کر کے ایک قبائلی بستی کو پہنچے۔ راستے میں ہم نے بعض عورتوں کو دیکھا جو بمبو کے باسکٹ لیئے میدانی خطوں میں فروخت کرنے کے لیے لے جارہی تھیں۔

بسان پہاڑیوں کا سلسلہ

یہ قبائل چھوٹی چھوٹی بستیوں میں آباد رہتے ہیں۔ جو پانچ تا دس جھونپڑیوں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ ان بستیوں کے درمیان چار تا پانچ کلومیٹر کا طویل فاصلہ ہوتا ہے۔

- بسان پہاڑیوں کے اوپری خطوں کی تصاویر کا مشاہدہ کیجیے اور اس کا تقابل پناما کورو اور سلاکم چیرو کے خطوں سے کیجیے۔

© SCERT

یہ کتاب حکومت آندھرا پردیش کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

ترک کرکے دوسرے قطعے کو صاف کرکے وہاں کاشتکاری کرتے ہیں۔

بسان پہاڑیوں میں نومبر کے قریب بارش کا موسم ختم ہوجاتا ہے۔ کونڈا ریڈی افراد دسمبر کے ماہ میں جنگل کے قطعوں کو صاف کرنا شروع کرتے ہیں۔ کاٹے گئے درختوں کو چند مہینے اسی زمین پر سوکھنے کے لیے چھوڑ دیتے ہیں اور برسات کے آغاز سے قبل اپریل یا مئی میں جمع کیے ہوئے درختوں کو جلا ڈالتے ہیں۔ برسات کے آغاز تک وہ قطعہ زمین درختوں کی راکھ سے بھرا ہوتا ہے۔ جب جون میں برسات ہوتی ہے تو یہ لوگ چھڑیوں کی مدد سے بیجوں کو زمین میں بوتے ہیں یا مختلف بیجوں کو ملاکر ان کا چھڑکاؤ کرتے ہیں۔ یہ لوگ ٹریکٹروں، ہلوں یا کھاد کا استعمال نہیں کرتے۔

پہاڑی ڈھلانوں پر ہل استعمال نہ کرنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس سے مٹی کی اوپری پرت سرک جاتی ہے اور مٹی غیرزرخیز ہوجاتی ہے۔

شکل 6.4 جنگلاتی اراضی کی صفائی

جب ہم پہاڑیوں پر چڑھے تو دیکھا گھنے جنگلاتی علاقے میں جا بجا کچھ صاف زمینی قطعے نظر آئے۔ یہ زمینی قطعے دراصل زرعی کھیت ہیں جو پہاڑوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ یہاں زمین مسطح نہیں ہے بلکہ کافی ڈھلوان ہے۔ یہ انتہائی پتھریلی ہے اور مٹی میں بے شمار پتھر اور چٹانیں پائی جاتی ہیں۔ مٹی لال رنگ کی ہوتی ہے۔

پوڈو (Podu)

کونڈا ریڈی قبیلہ کے افراد ایک خاص طریقہ کاشتکاری کرتے ہیں جسے پوڈو کہا جاتا ہے۔ پوڈو طریقہ کاشتکاری پہاڑی علاقوں میں مستعمل قدیم طریقہ زراعت ہے۔ اسے متبادل کاشتکاری یا جھم کاشتکاری بھی کہا جاتا ہے۔ اس کا رواج زیادہ تر ریاست چھتیس گڑھ اور شمال مشرقی ریاست اروناچل پردیش میں دکھائی دیتا ہے۔ اس طریقے میں لوگ جنگل کے ایک قطعہ کو صاف کرتے ہیں اور جھاڑ جھنکار کو جلا ڈالتے ہیں اور کچھ سال تک اس زمین پر کاشتکاری کرتے ہیں۔ چند سالوں بعد اس زمین کو

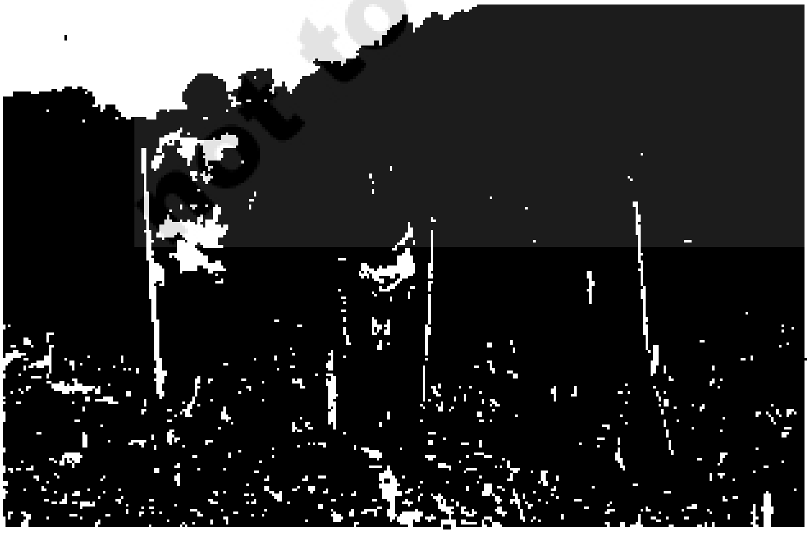

شکل 6.5 چھڑیوں کی مدد سے تخم ریزی کا عمل

© SCERT not to be republished

شکل 6.6 پوڈوکھیت میں کھڑی فصل

یہ قبیلے کھیتوں کی جنگلی جانوروں اور پرندوں سے حفاظت کی خاطر مچان بناکر فصل کی کٹائی تک' جو دسمبر میں ہوتی ہے۔فصلوں کی حفاظت ونگرانی کرتے ہیں۔ یہاں کی اہم فصل جوار ہے۔ دیگر اہم فصلوں میں مکئ' بصلے' خورد اجناس' دالیں مثلاً تور' مونگ' ترکاریاں' مثلاً بینگن' ہری مرچ وغیرہ اگائی جاتی ہیں۔ یہ لوگ بغیر آبپاشی کے مخلوط فصلیں اُگاتے ہیں جو مکمل طور پر بارش پر منحصر ہوتی ہیں۔ یہ فصلیں تقریباً چھ ماہ تک ان لوگوں کی غذائی ضروریات کی تکمیل کرتی ہیں۔

صاف کی گئی زمین پر تین چار سال کاشت کرنے کے بعد اسے مزید تین تا پانچ سال کے لیے ترک کردیا جاتا ہے اور کسی اور قطعہ پر کاشت کی جاتی ہے۔ اس وقت تک متروکہ زمین پر دوبارہ جنگل وجود میں آتا ہے تو اسے صاف کرکے پھر سے کاشتکاری کی جاتی ہے۔

قدیم زمانے میں 2 تا $2\frac{1}{2}$ ایکڑ زمین کو صاف کرکے کاشتکاری کی جاتی تھی۔ جوار کی پیداوار فی ایکر اوسطاً 250 کلوگرام ہوتی تھی۔ لہٰذا ہر خاندان لگ بھگ 600 کیلوگرام جوار کی کاشت کرتا ہے۔ اس کے علاوہ 150 تا 250 کلوگرام خورد اجناس کی کاشت بھی کی جاتی ہے۔ البتہ حالیہ عرصے میں کھیتوں کا رقبہ گھٹ کر ایک تا 1 1/2 ایکڑ ہوگیا ہے۔ جس کی وجہ سے غذائی اجناس کی کمی ہورہی ہے۔

- آپ کے خیال میں موجودہ دور میں پوڈوکھیت کے رقبے میں کمی کیوں واقع ہورہی ہے؟
- پہاڑی ڈھلانوں پر فصلیں اگانے کے کسی اور طریقے سے کیا آپ واقف ہیں؟
- فصلوں کے اُگانے میں راکھ کس طرح مددگار رہوتی ہے؟
- کیا آپ کے علاقے میں بھی جنگلی جانور کھیتوں پر حملہ کرتے ہیں؟ فصلوں کے تحفظ کے لیے لوگ کیا کرتے ہیں؟

پائین باغ (عقبی باغ) میں سبزیوں کے باغیچے

جھونپڑیاں وسیع وعریض احاطے میں بنی ہوتی ہیں۔ اس کے اطراف بمبوں سے حصار بنایا جاتا ہے۔ یہ لوگ زمین کو ہموار کرکے نامیاتی مادے شامل کرکے اسے زرخیز بناتے ہیں۔ یہ ان کا پائین باغ (عقبی باغ) ہوتا ہے جوان کے لیے غذا کا اہم ذریعہ ہوتا ہے۔ اس میں مکئ' ترکاری' پھلی' کدو وغیرہ اگائے جاتے ہیں۔

شکل 6.7 پوڈوکھیت میں مچان

جنگلاتی پیداوار

جیسا کہ ہم نے دیکھا پوڈو کھیت اور عقبی صحن کے باغوں کی پیداوار لوگوں کی سال بھر کی غذائی ضروریات کو پورا نہیں کرتی۔ لہٰذا ان لوگوں کی زندگی میں جنگلاتی پیداوار کو جمع کرنے اور شکار کرنے کو کافی اہمیت حاصل ہے۔ جنگل ان لوگوں کے لیے غذا کا ایک عظیم گودام کا کام کرتا ہے۔ اور وہ تمام سال جنگل کی پیداوار پر انحصار کرتے ہیں۔

شکل 6.8 تیروں کے ذریعہ جنگل میں شکار

مختلف موسموں میں مختلف نوع کے پھل، بصلے، بیج پتے والی ترکاریاں جمع کی جاتی ہیں اور چھوٹے جانوروں کا شکار بھی کیا جاتا ہے۔

کونڈا ریڈی قبیلے کی خواتین اور بچے کاشتکاری کے دوران اور کٹائی کے وقت کے مہینوں کے علاوہ دیگر اوقات میں جنگلات کی پیداوار کو اکٹھا کرتے ہیں۔ ان کے ذریعے اکٹھا کی جانے والی دو اہم اشیاء شہد اور بمبو کے تنے ہیں۔ وہ لوگ بڑے بڑے درختوں سے شہد کو جمع کرتے ہیں۔ ان درختوں پر چڑھنے کے لیے بمبو کی سیڑھی کا استعمال کیا جاتا ہے۔ چھوٹے بمبو کے تنے جو Kari Kommulu کہلاتے ہیں۔ بمبو کے درختوں کی نوک سے حاصل کیئے جاتے ہیں۔ ان کے اوپری چھلکے کو نکالنے کے بعد انہیں پکایا جاتا ہے اور یہ ایک لذیذ غذا سمجھی جاتی ہے۔

ان خاندانوں کی غذا کا ایک اور ذریعہ خاص کر موسم گرما میں Caryota کا جوس (Jilugu) ہے۔ جب یہ لوگ یا ان کے جانور بیمار ہوتے ہیں تو وہ جنگلات کے طبی پودوں سے اس کا علاج کرتے ہیں۔ یہ لوگ بھیڑ، بکریوں، سوروں، کتوں اور مرغیوں کی افزائش کرتے ہیں۔

بمبو سے ان قبائل کی زندگی کا اٹوٹ تعلق نظر آتا ہے۔ بمبو کے ذریعے یہ لوگ باسکٹ، پنکھے، چٹائی بناتے ہیں۔ مختلف آلات مثلاً بیج بونے کے لیے چھڑیاں، تیر اور کمان وغیرہ تیار کرتے ہیں۔ اور مقامی بازاروں میں بمبو کو فروخت بھی کرتے ہیں۔

جس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ ان لوگوں کو جنگلات اور ان کی پیداوار کا وافر مقدار میں علم ہے اور وہ اسی پیداوار کو مہارت سے غذا کے طور پر استعمال کرتے ہوئے پوڈو کھیتوں اور عقبی صحن کے باغوں سے حاصل ہونے والی پیداوار کی قلت کو دور کر لیتے ہیں۔

شکل 6.9 اور 6.10 بمبو کے تنوں کا جمع کرنا

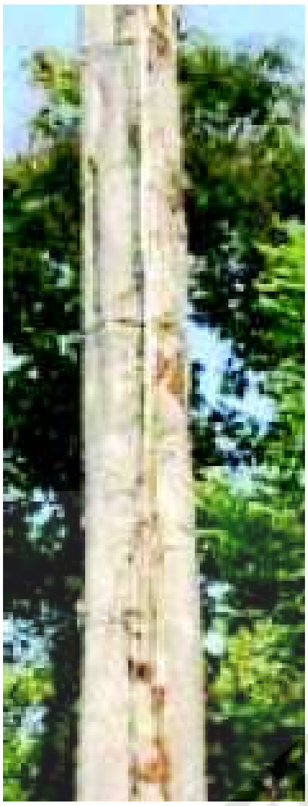

شکل 6.11A اور B:
اونچے درختوں پر چڑھنے کے لیے بمبو کی سیڑھی۔

ان اشیاء کو وہ ہفتہ واری بازار (Santha) میں فروخت کرتے ہیں ۔ حاصل ہونے والی رقم سے وہ اپنی روز مرہ ضروریات' کپڑے اور دیگر اشیاء خریدتے ہیں۔

- آپ جنگل کی کون سی پیداوار کو کھاتے ہیں؟
- کیا آپ نے جنگل سے کوئی غذائی شئے اکٹھا کی ہے؟ اگر کی ہے تو اپنے تجربات کو بیان کیجیے؟

پینے کا پانی

اس علاقے میں ندیاں یا کنویں نہیں ہیں ۔ پہاڑی خطے میں کنویں کھودنا بہت مشکل کام ہے۔اس لیے وہ پینے کے لیے قدرتی چشموں سے پانی حاصل کرتے ہیں۔جیسا کہ نیچے تصویروں میں بتایا گیا ہے۔ یا پھر وہ لوگ پہاڑوں کے دامن میں واقع چھوٹے چھوٹے نالوں کا رُخ کرتے ہیں۔

شکل 6.12 چشمہ ۔ پانی گھروں کو لے جاتے ہوئے

یہ کتاب حکومت آندھراپردیش کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

قبائلی خاتون گنگما سے گفتگو

شکل 6.13 گنگما قبائلی خاتون

سوال: **کیا گنگما ہمیں تم ٹوکری بُننے کے کام کے بارے میں کچھ بتاؤ گی؟**

گنگما: میں دو گھنٹے میں 10 باسکٹ بن لیتی ہوں۔ ہر باسکٹ 20 روپئے میں فروخت ہوتی ہے۔اس رقم سے ہم اپنی ضروریات کی اشیاء مقامی بازار (Santha) سے خرید تے ہیں۔

سوال: **تم مزید کیا کام کرتی ہو؟**

گنگما: پوڈو کا شتکاری ۔مگر گذشتہ سال فصل خراب ہونے کی وجہ سے ہم کو بہت سے مسائل درپیش ہیں۔ اس لیئے ہم لوگ Kutur کی راشن کی دکان سے چاول لیتے ہیں ۔ ہم پرندوں، گلہریوں اور بعض اوقات جنگلی جانوروں کا شکار بھی کرتے ہیں۔

سوال: **تم لوگ جنگل سے کن چیزوں کو اکٹھا کرتے ہو؟**

گنگما: ہم شہد اکٹھا کرتے ہیں۔اس میں کا کچھ حصہ ہم استعمال کرتے ہیں ۔اور باقی بازار میں فروخت کرتے ہیں۔

بمبو

بمبو جنگل میں وافر مقدار میں دستیاب ہوتے ہیں ۔ یہ قبائلی زندگی کا اہم اور لازمی حصہ بنے ہوئے ہیں ۔بمبو کے راست استعمال کے علاوہ اس سے وہ لوگ ٹوکریاں، مرغی کے چوزوں کے پنجرے وغیرہ بناتے ہیں اور انہیں مقامی بازار میں فروخت کرتے ہیں۔

شکل 6.15 ٹوکری فروخت کے لیے لے جاتے ہوئے

کئی علاقوں میں یہ قبائلی لوگ کاغذ کے کارخانوں کے ایجنٹوں سے ملتے ہیں۔تا کہ ان کے کارخانوں کے لیے کاٹ کر سپلائی کیے جائیں ۔ یہ ایک اہم زائد ذریعہ روزگار ہے جو ان قبائیلیوں کے لیے نقد آمدنی کا ذریعہ ہے ۔ ابتداء میں ان کو بہت کم آمدنی حاصل ہوتی تھی مگر حالیہ عرصہ میں آہستہ آہستہ آمدنی میں اضافہ ہوا ہے۔

بمبو سے بنی اشیا کی فروخت سے حاصل شدہ آمدنی کو وہ چاول، کپڑے، برتن وغیرہ خریدنے میں استعمال کرتے ہیں۔

شکل 6.14 بمبو سے بنی اشیاء اور ڈھول

not to be republished

شکل 6.16 نہر کی آبی گزرگاہ سے بمبو لے کر گزرتے ہوئے

مکانات اور بستیاں

جیسا کہ نیچے کی تصویر میں دکھایا گیا ہے یہ لوگ چھوٹے چھوٹے مکانات میں رہتے ہیں جو گیلی مٹی، بمبو اور گھاس کے بنے ہوتے ہیں۔ ان مکانات کے اطراف کافی کھلی جگہ ہوتی ہے۔ مکان کے آگے اور دونوں جانب کے صحن بمبو کے کام اور جانوروں کو رکھنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ ان جھونپڑیوں کے پیچھے ہم عقبی صحن کے باغ دیکھ سکتے ہیں۔ اس علاقے میں بجلی کی سہولت نہیں ہے۔

ہر بستی میں سات یا آٹھ جھونپڑیاں یکے بعد دیگرے پائی جاتی ہیں۔ دس بستیاں اوپری سطح پر ایسی لگ بھگ دس بستیاں آباد ہیں۔ یہاں جملہ 78 خاندان ہیں جن کی کل آبادی 528 نفوس پر مشتمل ہے۔ تمام قبائل پہاڑوں کے اوپری حصے میں آباد ہوتے ہیں۔ یہ سب مختلف دیہاتوں میں بکھرے ہیں۔ یہ بستیاں مستقل نہیں ہوتیں۔ اگر ان علاقوں میں کوئی وباء پھیلے یا کسی اور وجہ سے ان بستیوں کو ترک کر کے نئی بستیاں تعمیر کر لیتے ہیں۔

شکل 6.17 بمبو اور گھاس پھوس سے بنی جھونپڑی

ان قبائل میں خاندان کافی اہم ہوتا ہے۔ کیونکہ خاندان کے تمام افراد مل کر تمام کام انجام دیتے ہیں۔ چاہے وہ کھیتی باڑی ہو یا شکار کرنا ہو یا جنگلات میں کام کرنا ہو۔ سارے کام مرد و خواتین مل جل کر کرتے ہیں۔ البتہ زراعت، مویشی چرانے کے کام مرد زیادہ کرتے ہیں اور خواتین اور بچے باسکٹ بُننے اور جنگلات سے غذا اکٹھی کرنے کا کام زیادہ کرتے ہیں۔

رسم و رواج

یہ لوگ قدرتی مظاہر کی پرستش کرتے ہیں اور ہر خانداں کا اپنا دیوتا ہوتا ہے۔ یہ لوگ اپنے گھر کے روبرو ایک لمبا ڈنڈا زمین میں لگاتے ہیں اور اس سے نیم کی چند شاخیں باندھتے ہیں اور ''پیاری دیوی'' کے نام سے اس کی پوجا کرتے ہیں۔ قبیلے کے مرد ہی جنگل میں جا کر اپنے دیوتا کی پوجا کرتے ہیں۔ ان کے تہوار بھی موسموں کی تبدیلی کی ترجمانی کرتے ہیں۔ ان قبائل کے تہواروں میں آموں کا تہوار بہت ہی خاص ہوتا ہے۔ یہ لوگ ستمبر میں امباڑے کی بھاجی کی عید مناتے ہیں اور اپنے دیوتا کو سبزیاں نذرانہ کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ اور پھر ان سبزیوں کو دیوتا کا تبرک سمجھ کر کھالیتے ہیں۔ ان کا دوسرا اہم تہوار ''سبز تہوار'' ہوتا ہے۔ تمام اہم کام مثلاً زراعت، فصل کی کٹائی، پھلوں کو اکٹھا کرنا وغیرہ اس تہوار کے بعد شروع کیے جاتے ہیں۔ ان تہواروں کے وقت قبیلے کے تمام افراد یکجا ہو جاتے ہیں۔ چاہے وہ الگ الگ بستیوں میں کیوں نہ آباد ہوں۔

شکل 6.18 دیوی تمیالمّا

© SCERT not to be republished

کنڈاریڈی قبیلے کا مستقبل

یہ پہاڑی قبائل تعداد میں کم ہیں مگر ایک مخصوص قدیم طرز زندگی کو اپنائے ہوئے ہیں۔ جو ماحولیات میں کم سے کم مداخلت کی اساس پر مبنی ہے۔ مثلاً کاشتکاری' کان کنی' صنعتوں اور دیگر شہری کام کاج کے مقابلے میں یہ لوگ ماحول کو آلودہ نہیں کرتے۔ یہ لوگ جنگلات کو تباہ نہیں کرتے۔ جنگلات کے وہ حصے جو کاشت کے لیے استعمال کرتے ہیں انہیں بھی کچھ عرصے بعد ترک کر کے وہاں جنگل اگنے کے لیے چھوڑتے ہیں۔ یہ لوگ جنگلات اور اس کی پیداوار' پھلوں وغیرہ کا استعمال ان کو متاثر کیے بغیر کرتے ہیں۔ اس لیے ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ اس طرز کی زندگی گذارنے والے لوگو ں کے لیے وسیع و عریض محفوظ جنگلات کا وجود بہت ضروری ہے۔

- ہم نے اس سے قبل سطح مرتفع کے گاؤں میں زراعت کی بقا کے بارے میں گفتگو کی ہے۔ تینوں گاؤوں میں مروج طرز زندگی کے بقا کا تقابل کیجیے۔

ان لوگوں کی محدود ضروریات اور جنگلات کے لامحدود وسائل کا تقابل کر کے دیکھیں تو لگتا ہے یہ لوگ یہاں ہمیشہ اپنی زندگی گذار سکتے ہیں۔ لیکن ایسا نہیں ہو رہا ہے۔ درحقیقت ان کی طرز زندگی کو متواتر خطرے لاحق ہو رہے ہیں۔ جنگلات کے عہدیدار پوڈو کاشتکاری کو روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ درختوں کی کٹائی' کاغذ کے ملوں کے لیے بمبو کی منتقلی کی بنا پر جنگلات کا رقبہ مسلسل گھٹتا جا رہا ہے۔ فی الحال ان کے لیے سنگین مسئلہ پولاورم ڈیم پراجکٹ ہے'

شکل 6.19 کنڈاریڈی کا بازار

دریائے گوداوری پر پولاورم گاؤں کے قریب اس پراجکٹ کی تعمیر ہونی ہے۔اس ڈیم میں ذخیرہ شدہ پانی سے گوداوری اور کرشنا ڈیلٹا کے درمیان واقع علاقے کو سیراب کرنے کا منصوبہ ہے۔لیکن اس ڈیم کی تعمیر سے کوناورم منڈل کے اکثر گاؤں زیرآب آتے ہیں۔جس کی وجہ سے کونڈاریڈی افراد کا پہاڑوں میں زندگی گذارنا ممکن ہوجائے گا۔

- پولاورم پراجکٹ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے کہ اس کے کیا فائدے ہیں اور کس طرح گاؤں زیرآب آئیں گے؟اس کے فوائد نقصانات کے بارے میں کمرہ جماعت میں گفتگو کیجیے۔

شکل 6.20 ٹوکری بنانے کے لئے بمبو کو چیرتے ہوئے صاف صفائی کا کام

کلیدی الفاظ

پہاڑی
قبیلہ
پہاڑی سلسلہ
چھڑی کی مدد سے تخم ریزی
پائین باغ
جنگلاتی پیداوار
رسوم

اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے

1. قبائلی لوگ اپنے اطراف پھیلے ہوئے جنگلات پر کس طرح انحصار کرتے ہیں؟
2. ان قبائل کی زندگی کی مختلف بنیادیں کیا ہیں؟ جدول بنائیے۔
3. وہ لوگ مختلف فصلوں کو کیوں اُگاتے ہیں؟
4. اگر وہ ہر سال ایک ہی جگہ پر کاشتکاری کریں تو کیا نتائج برآمد ہوں گے؟
5. جن تین گاؤں کے بارے میں آپ نے پڑھا ہے ان کے کھیتوں کی نوعیت کا تقابل کیجیے؟
6. قبائلی خاندان کے سال بھر کے کام کا سطح مرتفع اور میدانی گاؤں کے خاندانوں کے کام سے تقابل کیجیے۔
7. کیا آپ کے خیال میں قبائلی طرز حیات کے تحفظ کی ضرورت ہے؟ اسباب بیان کیجیے۔
8. ان قبائل کی ثقافتی سرگرمیوں پر روشنی ڈالئے۔

© SCERT not to be republished

یہ کتاب حکومت آندھراپردیش کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے